اسلام کے
بنیادی عقائد
علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
مجلس رضا
مرکزی
MARKAZI MAJLIS-E-REZA
Butt

# اسلام کے بنیادی عقائد

مؤلف

مفسر قرآن حضرتِ علامہ مولانا حکیم

ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلس رضا، لاہور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

(سلسلہ اشاعت نمبر 13)

نام کتاب -------- اسلام کے بنیادی عقائد

مؤلف -------- مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ -------- ورڈز میکر' لاہور

صفحات -------- 56

تاریخ اشاعت -------- رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ/ جون' جولائی ۲۰۱۵ء

شرف اشاعت -------- مرکزی مجلس رضا، لاہور

قیمت -------- -/40روپے

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس رضا، لاہور

8/c دربار مارکیٹ' گنج بخش روڈ' لاہور

Butt



# حمد

ساغر چشم ناز نے رنگ دوئی مٹا دیا
دل میں وجود یار کا نقش قدم جما دیا

شمع جمال یار کا دل میں جو پرتو اپڑا
حسن ازل نے آن کر وہم خودی مٹا دیا

صدقے ہوں کیوں نہ جان و تن عشق ہے دل میں شعلہ زن
نفس لعین کی شمع کو خوب ہی جھلما دیا

آئینۂ لا الہ کا جب کہ نظر میں آ گیا
پھر تو اسی میں یار نے جلوہ ھُو دکھا دیا

سوتے تھے بے خبر پڑے عالمِ کون سے پرے
چل کے ہوائے کون نے کیسا ہمیں جگا دیا

خلق میں خلق جب نہ تھی خالقِ خلق ذات تھی
کہہ کے زباں سے لفظِ کُن بندہ ہمیں بنا دیا

کہنے کو تھے وہ پارسا پایا جو رہ میں نقش پا
حافظ بادہ نوش نے سر کو وہیں جھکا دیا

---

حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ بہترین شاعر بھی تھے

آپ کے دیوان سے حمد اور نعت پیش ناظرین ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کے بے گنتی معجزات ہیں۔

سوال 89:-مرزا غلام احمد قادیانی نے جو دعویٰ نبوت کیا اس کا یہ دعویٰ اس معیار پر صحیح اترا یا نہیں؟

جواب:-اوّل تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبی ورسول کا بمنصب نبوت رسالت آنا ہی ناممکن ہے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس کے علاوہ مرزا جی تو بیچارے اتنے مجبور محض تھے کہ ادعاء نبوت کیساتھ ساتھ معجزات کی طرف سے بھی اپنے معتقدین کے خیالات استعاری رنگ دے کر ہٹانے کی سعی کرتے کرتے مرے پھر کسی محال عادی کو اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر کرنا چہ معنی؟ اور یہ حقیقت نا قابل انکار ہے کہ نبی کذاب دعویٰ نبوت کر کے کسی محال عادی کو اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر کر ہی نہیں سکتا۔ ورنہ جھوٹے اور سچے نبی میں فرق ہی کیا ہو سکتا ہے؟ حتیٰ کہ مرزا جی کی تو پیشگوئی بھی سچی نہ اُتری محمدی بیگم سے دنیا میں نکاح ہونے کی خبر کو بذریعہ وحی بتایا اور بڑے بڑے دعویٰ کئے لیکن نکاح نہ ہوا۔ پھر محال عادی کا دعویٰ کجا۔ وہاں سرے سے معجزے ہی کو اڑائے بن پڑی اور کہہ دیا کہ جانوروں کو پھونک دے کر زندہ کرنے کے یہ معنی نہیں بلکہ یہ شعبدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

سوال 90:- نبی سے جس طرح معجزہ ظاہر ہوتا ہے ولی سے بھی ہوتا ہے اور عام مسلمانوں سے بھی بہت سی ایسی باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں بلکہ کفار سے بھی اکثر ظہور میں آتی ہیں۔ کیا شریعت میں ان کے نام علیحدہ علیحدہ ہیں؟

جواب:- ہاں۔ نبی سے اکثر باتیں خلاف عادت قبل نبوت بھی ظاہر ہوتی ہیں اس کو ارہاص کہتے ہیں' اور جو بعد عطاء نبوت ہوں۔ اسے معجزہ۔ اور ولی سے جو خرق عادات سرزد ہوں اُسے کرامت کہتے ہیں اور صالحین سے جو ظہور میں آئیں اسے معونت اور فجارُ بے دین یا کفار سے جو امور سرزد ہوں اس کو استدراج کہتے ہیں۔



سوال 91:-انبیاء علیہم السلام کی موت اور عوام کی موت مساوی ہے یا ان میں فرق ہے؟

جواب:-عوام کی موت تو عوام کی۔ شہداء کی موت اور نبی کی موت میں بعد المشرقین ہے باآنکہ شہداء تمام زندہ ہوتے ہیں لیکن احکامِ موت کا صدور اُن پر ہوتا ہے۔ یعنی شہید کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔ شہید کی بیوی بعد عدت چاہے جہاں نکاح کرسکتی ہے۔ برخلاف انبیاء علیہم السلام کے کہ ان پر تصدیق وعدہ الٰہی کے لئے ایک آن کی موت طاری ہوتی ہے پھر بدستور زندہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہے: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قَبْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ ۔تمام انبیاء زندہ ہیں اپنی اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمایا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو کھائے انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے۔ کھاتے پیتے ہیں۔ جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔ ان کی حیات حیات شہداء سے بہت ارفع واعلیٰ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی موت کے بعد ان کا ترکہ تقسیم نہ ہوگا۔ ان کی بیویاں اسی طرح دوسروں پر حرام رہتی ہیں جس طرح ان کی حیات میں تمام مسلمانوں کی مائیں تھیں۔ یہ عقیدہ تو ایسا تھا جس میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک تھے اب بعض وہ امور ہیں جو خصوصیت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہیں ان میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی شریک نہیں۔

# خصائصِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

1- ہر نبی کسی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوا، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان، جن، فرشتہ، ملائکہ، حیوانات، جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے۔

2- ہر نبی کے بعد دوسرا نبی مبعوث ہوتا رہا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد جو کسی کو نبی مانے وہ کافر ہے۔

3- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ انس و جان حور و غلمان حیوانات جمادات تمام عالم کے لئے رحمت ہیں۔

4- اور انبیاء علیہم السلام کو جو کمالات اعزاز فرداً فرداً ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جامع ہیں تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے کمالات وہ ملے ہیں جن میں کوئی نبی شریک نہیں۔

5- دیگر انبیاء علیہم السلام کو جو کچھ ملا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ملا۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے ملا۔ بلکہ خود کمال کو اسی لئے کمال کہا گیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہے۔

6- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے فضل و کرم سے اپنے نفس و ذات میں کامل و اکمل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال کسی وصف کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس وصف کو کمال یوں حاصل ہوا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بن کر کمال کو پہنچا اور کامل مکمل ہوا۔

7- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل علا نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا۔



8- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل و نظیر ہونا محال ہے۔ جو کسی صفت خاص میں کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر ہے۔

9- تمام مخلوق رضائے الٰہی کی جویا ہے مگر اللہ تعالیٰ طالبِ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

10- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصیت سے وہ معراج کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان عرش و کرسی بلکہ بالائے عرش تک رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے۔ اور وہ قرب حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی حاصل نہ ہوا اور جمالِ الٰہی جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور کلامِ الٰہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت، سماوات اور ارض کو بالتفصیل ملاحظہ فرمایا۔

11- تمام مخلوق اولین و آخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز مند ہے حتیٰ کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی۔

12- قیامت کے دن شفاعتِ کبریٰ کا منصب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے۔

13- جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم بابِ شفاعت نہ فرمائیں عَلَم شفاعت بلند نہ کریں کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہو۔

14- تمام شفاعت کرنے والے دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفارش کریں گے اور دربارِ الٰہی میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہوں گے۔

15- شفاعتِ کبریٰ مومن، کافر، مطیع، عاصی سب کے لئے ہوگی۔ کفار کے لئے شفاعت یہ کہ دُبدھا[1] میں جو جانوں پر بن رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اس کا فیصلہ ہو کر انہیں جہنم ملے اور اس انتظار سے نجات ملے گی جو سخت

[1] دُبدَھا- شک وشبہ، پس و پیش-۱۲